رسائل و مسائل

ایک غلط فہمی کا ازالہ

از جناب چوہدری غلام احمد صاحب پرویز

ربیع الاول کے ترجمان القرآن میں "اسلامی معاشرت" پر تبصرہ نظر سے گذرا۔ تبصرہ نگار کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار آزادانہ کرے۔ لیکن تبصرہ زیر نظر میں ایک ایسی چیز بیان کی گئی ہے جو، کم از کم میرے نزدیک، غلط فہمی پر مبنی ہے اور اس سے چونکہ بلاوجہ ایک شبہ پیدا ہو جانے کا امکان ہے اس لیے میں اس کا ازالہ ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نے "اسلامی معاشرت" میں ان پیشوایانِ مذاہب کے متعلق جو بعثت نبی اکرمؐ سے پہلے گذر چکے ہیں لکھا ہے کہ چونکہ قرآن کریم اس پر شاہد ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں رسول آتے رہے ہیں اس لئے مسلمانوں کو انکی تعظیم کرنی چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کا بانیٔ مذہب اُنہی رسولوں میں سے ہو جن کا تفصیلی ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔ محترم تبصرہ نگار نے اس سے یہ خطرہ ظاہر کیا ہے کہ اس سے ان پیشوایانِ مذہب کے متعلق بھی جو حضورؐ کے بعد ہوئے ہیں یہی تخیل قایم کیا جائیگا اور اس اعتبار سے گرونانک اور مرزا صاحب کو بھی رسول ماننا پڑیگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اصل عبارت نقل کر دوں تاکہ اس سے معلوم ہو سکے کہ محترم تبصرہ نگار کا یہ اشتباہ صحیح ہے یا نہیں۔ میں نے لکھا ہے کہ:۔

غیر مسلموں کے بزرگوں کی تعظیم کرو

اُس عنوان کو بخوبی سمجھنے کے لیے ایک اصولی بات کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ قرآن کی تعلیم یہ

ہے کہ اسلام دنیا میں کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ جس وقت سے انسانوں کو سچائی اور صداقت کی ضرورت لاحق ہوئی ہے اُسی وقت سے خدا کی طرف سے اس کا سچا پیغام مختلف زمانوں میں، مختلف اقوام عالم کے اندر، مختلف ممالک میں، اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کی معرفت دنیا تک آتا رہا۔ اس پیغام کا نام اسلام ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا - اور ہم نے ہر ایک قوم میں رسول بھیجے -

"لیکن جو پیغام یہ رسول لاتے رہے لوگوں نے اس کو محفوظ نہ رکھا۔ کہیں تو وہ حوادث ارضی وسماوی سے محو ہو گیا۔ کہیں انسانی ہاتھوں نے اس میں آمیزش کر دی۔ کہیں اسے بھلا ہی دیا گیا۔ یہی کچھ ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ خدا کا وہی پیغام ایک آخری اور مکمل ایڈیشن کی شکل میں قرآن کریم میں محفوظ ہو گیا اور اسکے لیے ایسا انتظام کر دیا گیا کہ یہ قیامت تک نہ مٹ سکتا ہے نہ بھلایا جا سکتا ہے نہ اس میں کوئی ملاوٹ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تاریخ جہاں یہ گواہی دیتی ہے کہ کوئی قوم یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اسکے پاس یقینی طور پر وہی کتاب موجود ہے جو ان کے رسول نے دی تھی وہاں تاریخ اس بات پر بھی شاہد ہے کہ قرآن کریم یقینی طور پر حرف بحرف وہی ہے جو رسول اکرمؐ نے مسلمانوں کو دیا تھا۔ اس لیے اب اصلی اسلام قرآنِ کریم میں ہی ہے لیکن قرآنِ کریم پر ایمان لانے والے کے لیے یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ سب سے پہلے اس بات کا اقرار کرے کہ محمد رسول اللہ صلعم سے پیشتر جس قدر رسول گذرے ہیں وہ سب خدا کی طرف سے سچے رسول تھے اور ان تمام کی صداقت اور منجانب اللہ (خدا کی طرف سے) ہونے پر ایمان لانا مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہے .... اب ان رسولوں میں بعض کے نام تو قرآن کریم میں درج ہیں —— ایسے رسولوں کے جنکی قوموں کے حالات اور واقعات سے قرآن کے اُس وقت کے مخاطب لوگ عبرت حاصل کر سکتے تھے —— لیکن باقیوں کے متعلق فرمایا کہ :-

"وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ۔

"ایسے رسول بھی جن کا ذکر اس سے پیشتر کیا جا چکا ہے اور ایسے بھی کہ جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔

"اب جس وقت ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ ہر قوم میں خدا کے رسول آتے رہے ہیں اور تمام رسولوں پر ایمان لانا ہم پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ تو جو قوم بھی اپنے کسی بزرگ کے متعلق کہے کہ وہ خدا کا رسول تھا، ایشور کا بھگت تھا، ہمیں اس کے سامنے تعظیم کے لیے اپنا دل جھکا دینا چاہیے کہ ممکن ہے یہ انہی رسولوں میں سے ہوں جنکی صداقت پر ہم ایمان لانے پر مجبور ہیں۔ انکی تعلیم یا ان کے حالات اگر قرآن کریم کے معیار پر درست ثابت نہ ہوں تو یہ سمجھ لینا پڑیگا کہ بعد میں آنے والوں نے ان میں رنگ آمیزی کر دی ہے۔ ان بزرگوں کی تعظیم پر تو ایک مسلمان از روئے قرآن مجبور ہو جائیگا۔

"اب فرمائیے کہ جس قرآن کی یہ تعلیم ہو اسکے متعلق کبھی وہم و گمان بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسری قوموں کے بزرگوں کے خلاف کسی سوء ادبی یا گستاخی کا خیال بھی پیدا ہونے دیگا؟ کبھی نہیں!"

(اسلامی معاشرت، ص ۵۰۰-۵۰۱۔ ایڈیشن اول)

اس تحریر میں یہ بات صاف طور پر موجود ہے کہ یہاں وہی رسول مراد ہیں جو نبی اکرمؐ سے "پیشتر" گذر چکے ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام قرآن کریم میں درج ہیں، اور اکثر کے نہیں۔ لہٰذا نبی اکرمؐ کے بعد آنے والے پیشوایانِ مذاہب کا اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ حضورؐ کے بعد جب کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا تو اسکے متعلق کسی امکان کی کیا گنجائش؟ حضورؐ کے بعد ہر مدعی نبوت، خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہو یا غیر مسلموں میں سے، کاذب ہے۔

نبی اکرمؐ سے پیشتر کے پیشوایانِ مذاہب کے متعلق البتہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) یا تو وہ سچا نبی ہو گا۔ اور یا (۲) اس نے جھوٹا دعوائے نبوت کیا ہو گا۔

چونکہ یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ فلاں بانی مذہب فی الواقع جھوٹا تھا اس لیے حسن ظن کی بنا پر اگر اسکی بھی تعظیم کردی جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ میرے یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ "ممکن ہے یہ انہی رسولوں میں سے ہو جنکی صداقت پر ہم ایمان لانے پر مجبور ہیں"

میرا خیال ہے کہ اس چیز سے نہ تو "بوئے مداہنت" آتی ہے اور نہ ہی اس سے یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ ہمیں حضورؐ کے بعد کے بانیانِ مذاہب کے دعوائے نبوت کی بھی تصدیق کرنی پڑیگی۔ چونکہ تبصرہ محولہ بالا سے ایک ایسی غلط فہمی کا امکان ہے جو میرے حیطۂ تصور میں بھی نہ تھی اس لیے میں شکرگذار ہونگا اگر آپ اس عریضہ کو ترجمان القرآن میں شائع فرمادینگے۔ اور یوں تو میں بھی ایک انسان ہوں جس سے ہر وقت غلطی کا امکان ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

مسئلہ قومیت

تالیف سید ابوالاعلیٰ مودودی

یہ کتاب مولف کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جن میں اسلام کے اصول قومیت کی تشریح کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان نسلی یا وطنی قومیت کے اصول قبول نہیں کرسکتے۔ نہ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر کوئی قومیت بناسکتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ ذیل کے نرخوں پر آپ اسے طلب فرماسکتے ہیں۔

چار آنے میں ایک نسخہ۔ ایک روپیہ میں ۵ نسخے } علاوہ محصول ڈاک بحساب ایک آنہ تین پائی فی نسخہ

نو روپیہ میں ۵۰ نسخے۔ پندرہ روپے میں ۱۰۰ نسخے } علاوہ کرایہ ریل

مینجر رسالہ ترجمان القرآن، ملتان روڈ۔ لاہور